بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۲۱ ظہور ۱۳۶۳ ہش ، ۲۱ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۲

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۰ ظہور/اگست حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پسلیوں میں درد ہے اور کمزوری بہت ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھوں اور مصیبتوں کے وقت خدا اپنے پیارے بندوں پر ایک نور اتارتا ہے

جس سے وہ حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں انکے پیروں میں پڑیں

سچا محب بلا کے اترنے کے وقت اور آگے قدم رکھتا ہے اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولےٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے

"استقامت سے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بیکس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ باداباد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ یعنی اے ہمارے خدا تعالیٰ! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ فرمایا۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔ اے خدا! اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے ..... جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالےٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے۔ جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ثابت قدمی کے حصول کا ذریعہ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"دعا اور استقامت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور یہود کی مانند اللہ کی نعمتوں کو مت بھلاؤ ورنہ اس کا غضب تم پر نازل ہوگا اور تم بچے علوم اور دعا کو مت چھوڑو اور نصاریٰ کی طرح طلب ہدایت میں سست نہ ہو جاؤ ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہدایت کے طلب کرنے کی ترغیب دی۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ہدایت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں ..... ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں پا سکتا پھر اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں اور انسان دعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں اور جس شخص نے دعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی کھو دی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے جس کی زبان ذکر الٰہی اور دعا سے تر رہے اور وہ اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو۔

اور جس کسی نے بھی دعا کو چھوڑ کر ہدایت یافتہ ہونے کا دعویٰ کیا تو قریب ہے کہ وہ لوگوں کی خاطر ایسی چیزوں سے اپنے آپ کو آراستہ ظاہر کرے جو اس میں نہیں پائی جاتیں اور وہ شرک اور ریاکاری کے گڑھے میں گر جائے اور مخلصوں کی جماعت سے نکل جائے۔"

(ترجمہ عربی عبارت۔ کرامات الصادقین صفحہ ۸۲)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۱ ظہور ۱۳۶۳ ہش

ایک انتہائی خطرناک تکبّر
اور
اُس کی ہلاکت آفرینی

تکبّر ایسی خطرناک بُرائی ہے جو انسان کو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنا چھوڑتی ہے۔ انسان کو جو نعمتیں عطا کی جاتی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی جناب میں عجز و انکسار اختیار کرنے کی بجائے وہ ان پر فخر کرنے لگتا ہے اور یہ فخر ہی تکبّر میں مبتلا کر کے اسے لے ڈوبتا ہے۔ تکبر دولت و ثروت، خاندانی وجاہت، قابلِ رشک صحت، قوت و طاقت، دنیوی مرتبہ و مقام، عقل و دانش، صنعت و حرفت میں مہارت اور علمی ترقی میں کمال کی راہ سے ہی نہیں آتا بلکہ دینی مشیخت کی راہ سے بھی آتا ہے اور انسان کو روحانی طور پر ہلاک کر کے رکھ دیتا ہے۔ جو تکبّر مشیخت کی راہ سے آئے اس کی ہلاکت آفرینی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ جب یہ تکبّر کسی قوم یا امت میں در آئے تو وہ قوم یا امت خدا تعالیٰ کی نگاہ سے ایسی گرتی ہے کہ ہدایت کی راہیں اس پر مسدود ہو جاتی ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ وہ قعرِ مذلت میں گرتی چلی جاتی ہے اور صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس قعرِ مذلت سے اس کا نکلنا ممکن نہیں ہوتا۔

دینی مشیخت کی راہ سے آنے والا تکبّر اور اس کی ہلاکت آفرینی کی واضح مثال اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی گمراہی اور ان کے انتہائی عبرتناک حالات میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کو ایک ایسی شریعت کا حامل بنایا تھا جو ان کے لئے ہدایت اور نور سے معمور تھی۔ انبیاء بنی اسرائیل، یہود کے علماء اور فقہا اپنے لوگوں کے فیصلے اس کے مطابق کیا کرتے تھے۔ اس شریعت پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے زمانہ کی تمام قوموں پر فضیلت بخشی تھی لیکن رفتہ رفتہ یہ تکبّر ان میں سرایت کر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاملِ شریعت ہونے کا فخر بخشا ہے اس بناء پر انہوں نے دوسری قوموں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور دنیا کمانے میں منہمک ہو گئے لیکن شریعت کی صریح خلاف ورزی کرنے کے باوجود سمجھتے یہی رہے کہ وہ اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے مقرب اور پیارے ہیں۔

شریعت سے عملی انحراف اور بداعمالیوں میں استغراق کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے توریت کی پیشگوئی کے بموجب موسوی شریعت کے تابع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو انہوں نے اس گھمنڈ میں کہ وہ تو پہلے سے شریعت کے حامل اور اللہ کے مقرب اور پیارے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو نہ صرف رد کیا بلکہ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر انہیں صلیب دلوانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد میں حامل شریعت ہونے کا فخر عیسائیوں کو بھی لے ڈوبا اور انہوں نے یہود کے ساتھ مل کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی کامل و اکمل اور دائمی شریعت کا نہ صرف انکار کیا بلکہ آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے میں انتہا کر دی اور اس طرح دونوں ہی مغضوب علیہم کے زمرہ میں جا داخل ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم یا امت کا محض حامل شریعت ہونا اس کے لئے کسی شرف کا موجب نہیں ہوتا تاوقتیکہ وہ قوم یا امت اس شریعت پر کما حقہ عمل پیرا نہ ہو۔ چونکہ یہود و نصاریٰ اپنی تمام تر سرکشیوں اور بداعمالیوں کے باوجود حامل شریعت ہونے کے گھمنڈ میں مبتلا تھے اور اس بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ نئی ہدایت کو کسی صورت قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بداعمالیوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۶۳)

تو دیکھے گا ان میں سے اکثر گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کی طرف دوڑتے ہیں کیا ہی بُرے ہیں ان کے افعال۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اہل کتاب پر یہ حقیقت واضح کر دیں کہ ان کے اہل کتاب ہونے کا گھمنڈ ان کے کسی کام نہیں آئیگا کیونکہ ان کے اعمال بتا رہے ہیں کہ وہ جس شریعت پر فخر کر رہے ہیں اس سے انہوں نے عملاً بغاوت اختیار کی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۶۹)

یعنی تو کہہ: اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل پر اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے اس پر پورا پورا عمل نہیں کرتے تمہارا حامل شریعت ہونا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اے رسول جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتارا گیا ہے وہ ان میں سے اکثر کو ان کی بداعمالیوں کے سبب سرکشی اور کفر میں بڑھا رہا ہے۔ پس اُن کو ان کے اعمال کا مزہ چکھنے دے اور اس کافر قوم پر افسوس نہ کر۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم یا امت کا حامل شریعت ہونا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا تاوقتیکہ وہ اس پر کما حقہ عمل پیرا نہ ہو۔ اپنی بدکرداریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ایسی بے عمل قوم اپنے آپ کو خدائی غضب کے نیچے لے آتی ہے۔ ہدایت کے راستے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کا اپنی طرف سے کوئی سامان کرے تو اس کی اکثریت اس سے بھی روگردان ہی رہتی ہے اور کسی صورت میں بھی اصلاح پر آمادہ نہیں ہوتی۔ آخر وہ کیفر کردار کو پہنچ کر ہی رہتی ہے۔

مردانِ حق

ہر امتحان سے ہر ابتلاء سے گزرے ہیں
ہر ایک وادیٔ کرب و بلا سے گزرے ہیں

جہاں پہنچ کے فرشتے بھی دم نہ مار سکیں
یہ اُن منازلِ صبر آزما سے گزرے ہیں

ہر اک ستارۂ روشن پہ ڈال دی ہے کمند
فضائے دہر سے جو سما سے گزرے ہیں

جہانِ تازہ کی بنیاد ڈالنے کیلئے
فرازِ طور سے غارِ حرا سے گزرے ہیں

ہمیشہ ہنستے گئے ہاؤ ہوِ مصائب میں
جو باوفا تھے مقامِ فنا سے گزرے ہیں

نظر میں رکھی ہیں ہر دم منازلِ تقویٰ
رہِ صراط پہ فضلِ خدا سے گزرے ہیں

لُبھا سکی نہ کبھی ان کو جنّتِ دنیا
نظر چرا کے رہِ ماسوا سے گزرے ہیں

وہ جن پہ چل کے ہی ملتی ہے منزلِ عرفاں
انہیں مسالکِ بیم و رجا سے گزرے ہیں

رہے ہیں پیشِ نظر عسر و یُسر کے منظر
ہمیشہ جادۂ فقر و غنا سے گزرے ہیں

سلیم پیشِ نظر تھی رضائے ربِّ کریم
قدم جما کے رہِ اتقا سے گزرے ہیں

سلیم احمد جہانگیر بوری
نواب شاہ

قسط نمبر ۳

ہمتوں کا سفر

حصولِ علم کی راہ میں مصائب و شدائد

اور

بزرگانِ سلف کے حیرت انگیز نمونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

بڑھتے ہی چلے جائیں گے ہمرنگِ صبا ہم

حضرت امام محمد بن طاہر مقدسی شیبانی بیت المقدس کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث ہیں۔ طلب علم کے لئے تمام اسلامی ممالک کے علمی سرچشمے کھنگال ڈالے اور اپنے قلب و دماغ میں علم کا اتنا وسیع ذخیرہ جمع کیا جو کسی نے جمع نہ کیا ہوگا۔ آپ فرماتے تھے۔

طلب حدیث میں مجھے دو دفعہ پیشاب میں خون آنے لگا تھا۔ ایک دفعہ اور دوسری دفعہ مکہ معظمہ میں میں سخت گرمی میں ننگے پاؤں سفر کرتا تھا جس کی وجہ سے مجھے یہ بیماری لاحق ہوگئی۔ تحصیلِ حدیث میں میں نے کبھی جانور پر سواری نہیں کی بلکہ اپنی کتابیں اپنی کمر پر اٹھا کر پیدل چلتا تھا۔ میں نے طالب علمی کے زمانہ میں کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی جو مل جاتا اسی پر گزارہ کرتا تھا۔ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ سفر میں ہمیشہ دن رات ۲۰ فرسنگ (قریباً ۶۰ میل) فاصلہ طے کرتے تھے۔ فرماتے تھے میں نے بخاری، مسلم اور ابوداؤد ۷ مرتبہ اور ابن ماجہ دس مرتبہ اجرت پر لکھی ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۳۹)

شیخ الاسلام ابوالعلاء ہمدانی اگرچہ تاجروں کی اولاد تھے اور ورثہ میں بہت کچھ پایا تھا مگر سب کچھ بیچ کر طلب علم میں صرف کر دیا۔ تا آنکہ آپ نے متعدد بار پشت پر کتابوں کی گٹھڑی اٹھائے ہوئے اصفہان اور بغداد کا پیدل سفر کیا۔ آپ فرماتے تھے۔

میں طالب علمی کے زمانہ میں بغداد کی مسجدوں میں رہا کرتا اور باجرہ اور چنے کی روٹی کھایا کرتا تھا۔ ابوالفضل بن سلیمان ادیب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالعلاء کو بغداد کی ایک مسجد میں دیکھا۔ چراغ اونچا ہونے کی وجہ سے وہ کھڑے کھڑے لکھ رہے تھے۔

حافظ عبدالقادر کہتے ہیں کہ اس جانفشانی اور محنت و کاوش کی بدولت آپ نے وہ علمی کمال پیدا کیا کہ لوگوں کے دلوں میں آپ کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا۔ جب ہمدان میں گھر سے باہر نکلتے تو ہر شخص آپ کو دیکھ کر کھڑا ہو جاتا اور بچوں اور یہودیوں تک تمام لوگ آپ کی درازیٔ عمر کی دعا کرتے۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۱۱۶)

محدثین عظام نے اقوالِ رسول کی خاطر جو سفر کئے اور علمی خزانے چھوڑے وہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کا ایک تابناک سرمایہ ہیں۔ علامہ حالی ان کی جاں سوزیوں کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں۔

گروہ ایک جو یا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر

خطیب تبریزی شارح حماسہ کو ایک لغت کی کتاب ملی۔ جو ابوالمنصور کی تصنیف کردہ تھی اور کئی چھوٹی چھوٹی جلدوں میں تھی۔ اس کتاب کے مطالب حل کرنے کے لئے وہ اپنے شہر کے ایک عالم لغت کے پاس گئے مگر اس نے مشورہ دیا کہ ابوالعلاء معری کے پاس چلے جاؤ۔ خطیب نے ان اجزاء کو ایک تھیلے میں بھر کر پشت پر ڈالا اور پاپیادہ تبریز سے معرہ (ملک شام) کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ راستے میں اس کتاب کی جلدیں پسینے سے ایسی تر ہوگئیں کہ بغداد میں لوگوں نے دیکھیں تو گمان کیا کہ پانی میں بھیگ گئی ہیں غرض اسی حال میں معرہ پہنچے اور ابوالعلاء کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی مشکلات حل کیں۔ (معجم الادباء جلد ۲۰ صفحہ ۲۶)

فن ادب کے مشہور امام کسائی ایک مجلس علماء میں جایا کرتے تھے۔ ایک دن وہاں انہوں نے ایک جملہ بولا جو گرامر کی رو سے غلط تھا اہل مجلس نے ٹوکا تو کسائی کے دل پر ایک چوٹ لگی۔ فوراً مجلس سے باہر نکل آئے اور دل میں تہیہ کر لیا کہ وہ فن سیکھنا چاہیئے جس سے پھر آئندہ ایسی خفت کسی محفل میں نہ ہو۔ یہ عزم کر کے کسائی فن ادب کے یگانہ روزگار عالم خلیل بصری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ادب عربی کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔

ایک دن ایک بدوی نے ان پر یہ طعن کیا کہ تم کان ادب بنی تمیم اور بنی اسد کو چھوڑ کر عربیت سیکھنے کے لئے بصرہ آئے ہو۔ یہ چبھتا ہوا فقرہ کسائی کے دل پر اثر کر گیا اور اپنے استاد سے پوچھا کہ آپ نے یہ فن کہاں سے سیکھا۔ انہوں نے کہا حجاز، تہامہ اور نجد کے جنگلوں میں۔ پھر کیا تھا۔ کسائی کے دل میں ایک تازہ سودا سمایا اور شہر چھوڑ کر صحرا کی راہ لی۔ اور قبیلہ در قبیلہ اتنے پھرے کہ اس فن کے امام بن گئے۔ جس کے نہ جاننے سے شرمندہ ہوئے تھے۔

(نزھۃ الالباء صفحہ ۸۲)

کتب ہاتھ سے لکھتے تھے

یہ وہ زمانہ تھا کہ کتابیں بہت کم یاب تھیں۔ اور طلبہ کو اپنے ہاتھ سے لکھنی پڑتی تھیں۔ مگر ہاتھ سے لکھنا کون سا آسان کام ہے۔ ایسی ناداری کے عالم میں ہمارے اسلاف پڑھے ہیں کہ لکھنے کے لئے کاغذ تک میسر نہ تھا۔ چنانچہ ابتداءً جب علامہ تفتازانی کی تصانیف روم میں پہنچیں اور درس میں مقبول ہوئیں تو ان کے نسخے دام تزویج کرنے پر بھی نہیں ملتے تھے۔ مجبوراً علامہ شمس الدین کو علاوہ جمعہ اور منگل کی عام تعطیلات سوموار کی تعطیل بھی مدارس میں مقرر کرنی پڑی۔

چنانچہ ہوتا یہ تھا کہ ہفتے میں تین دن طلبہ کتابیں لکھتے تھے اور چار دن پڑھتے تھے۔

(الشقائق النعمانیہ جلد اوّل صفحہ ۳۰)

حکیم ابونصر فارابی عہد طالب علمی میں اتنے تہی دست تھے کہ چراغ کے لئے تیل خریدنا بھی کارے دارد تھا۔ وہ رات کو پاسبانوں کی قندیلوں سے کام لیتے اور ان کی روشنی میں کتاب کا مطالعہ کرتے۔

(علمائے سلف صفحہ)

حضرت امام شافعی نے اپنی ابتدائی طالب علمی کا حال اس طرح بیان کیا ہے۔

میں یتیم بچہ تھا۔ ماں نے مکتب بھیجا مگر گھر میں اتنا بھی نہ تھا کہ میاں جی کی کچھ خدمت کی جاتی خوش قسمتی سے میاں جی اس بات پہ راضی ہو گئے کہ جب وہ باہر جایا کریں گے تو میں لڑکوں کی نگرانی کیا کروں گا۔ اس طرح جب میں نے قرآن ختم کر لیا تو مسجد میں علماء کے حلقوں میں حاضری دینے لگا۔ جو بھی حدیث یا مسئلہ سن پاتا فوراً یاد ہو جاتا۔

میری ماں اس قدر غریب تھیں کہ کاغذ کی قیمت بھی نہیں دے سکتی تھیں۔ مجبوراً میں چکنی ہڈی یا ڈھونڈتا پھرتا اور کوئی مل جاتی تو اٹھا لیتا اور اس پر لکھنا شروع کر دیتا تحریر سے بھر جاتی اور جگہ باقی نہ رہتی تو اسے گھر کے ایک پرانے گھڑے میں احتیاط سے رکھ دیتا۔ اس طرح میری تعلیم چل رہی تھی کہ اتفاق سے یمن کا ایک گورنر مکے آیا۔ بعض قریشیوں نے میری سفارش کی اور وہ مجھے کام دینے پہ راضی ہو گیا۔ مگر ماں کے پاس اتنا کہاں تھا کہ میں اپنی حیثیت درست کر کے گورنر کے ساتھ سفر کرتا۔ آخر ماں نے اپنی ایک چادر سولہ دینار میں رہن رکھ کر مجھے روپیہ دیا اور میں گورنر کے ساتھ ہو لیا۔ یمن پہنچ کر گورنر نے ایک کام میرے سپرد کیا اور میں نے اس خوبی سے انجام دیا کہ لوگوں نے بڑی تعریف کی۔ اس سے مجھے ترقی ملی اور زیادہ بڑا کام دیا گیا۔ چنانچہ اس کی حسن ادائیگی نے میری شہرت اور بھی بڑھا دی اور مکے میں بھی میری شہرت پھیل گئی ؎

ہم کو بھی پڑا تھا غم ایام سے پالا
ہم نے غم ایام کی جڑ کاٹ کے رکھ دی

شیخ الفقہا والمحدثین امام برقانی نے پہلی عمر میں علم فقہ میں کمال حاصل کیا۔ اس میں کتابیں لکھیں۔ پھر علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے تو اس میں اتنی ترقی کی کہ امامت کے مرتبہ پہ فائز ہو گئے۔ فرماتے ہیں۔

جب میں تحصیلِ علم کے لئے شہر اسفرائن آیا تو میرے پاس تین دینار اور ایک درہم

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد کے سنہری اصول

(مکرم عبدالحق صاحب۔ جہلم شہر)

حقیقت یہ ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ نہ دے۔ دوسرے ضروری امور کی طرح ہمارا دین ہمیں بچوں کی بہتر تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نیک اولاد کی خواہش کی دعا سکھاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

(آلِ عمران آیت ۳۹)

اے میرے رب! تُو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔

ایک اور دعا:

(۲) وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيْ ۚ

(الاحقاف آیت ۱۶)

"اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔"

اپنے اہل کو نماز کی تلقین اور خود نماز پر قائم رہنے کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد

(۳) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔ (طٰہٰ آیت ۱۳۳)

اور تُو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تُو خود بھی اس (نماز) پر قائم رہ

ارشاد نبوی ہے:۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ بچوں کی تربیت میں سختی اور مارپیٹ کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ایک بار حضور کو پتہ چلا کہ کسی احمدی نے اپنے بچے کو بہت مارا ہے اس پر حضور بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو بیدردی سے مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سُبک سر اور طائش العقل ہرگز سزا وار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لیے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں (۱) بسبب کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۲)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ نے بچوں کی تربیت کے نہایت اہم اصول بڑی تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ حضور کے تفصیلی ارشادات میں سے ایک حصہ پیش ہے:۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے اس کا علاج اسلام نے یہ کیا کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اُسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لیے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرما دیا جب کہ بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔ اذان کے الفاظ ٹونے یا جادو کے طور پر بچہ کے کان میں نہیں ڈالے جاتے۔ بلکہ اس وقت بچہ کے کان میں اذان دینے کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اذان کے علاوہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کو بچپن ہی سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے۔

امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپؐ نے ان کو فرمایا:۔

كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ۔

کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت اڑھائی سال کے قریب ہو گی۔ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ ارد گرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔ حدیث میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں امام حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر نکال لی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لیے بوجھ بننا ..... غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مامن مولودٍ الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اُسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سُن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہیئے خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں اگر بچہ کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سُنے تو احمدی ہو جائے لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا۔ جو دیکھے گا اور سُنے گا۔ اگر فرشتے اُسے اپنی بات نہیں سنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہو جائے گا۔

پس اگر آپ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سیگریگیشن کیمپ ہوتا ہے اس طرح بناؤ۔ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کر دو تاکہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔ اب میں تربیت کے طریق بتاتا ہوں۔

(۱) بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت اذان ہے جس کے متعلق پہلے بتا چکا ہوں۔

(۲)۔ یہ کہ بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔ شائد بعض لوگ یہ کہیں یہ کام عورتوں کا ہے یہ صحیح ہے۔ مگر مردوں میں یہ خیال پیدا ہو گا تو پھر عورتوں میں ہو گا۔ پس مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں سے آئیں گے مگر دیکھا گیا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ مجلس میں اگر بچہ کو پاخانہ آئے تو کپڑا پر پھیر کر کپڑا بغل میں دبا لیتی ہیں۔ اور قادیان کے ارد گرد کی دیہاتی عورتوں کو تو دیکھا ہے جوتی میں پاخانہ پھر کر اِدھر اُدھر پھینک دیتی ہیں جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہو گی لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہو گا کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سے بچا رہے گا۔ یہ بات طب کی رو سے ثابت ہو گئی ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اُسے کھجلاتا ہے۔ اس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اُسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لیے دھونا ضروری ہوتا ہے، تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہیئے۔

۳۔ غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہیئے اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اسی طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے چوری لوٹ کھسوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ

بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہیے اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہیے یہ اس کی صحت کے لیے بھی مفید ہے۔ لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضا میں وقت کی پابندی کا حس پیدا ہو جاتی ہے وقتِ مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر ہی پاخانہ آتا ہے۔ بچہ کے لیے یہ بہت ضروری بات ہے وقت پر کام کرنے والے بچہ میں نماز روزہ کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور قومی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت نہیں پیدا ہوتی۔ علاوہ ازیں بیجا جوش دب جاتے ہیں۔

۵۔ اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے اس سے قناعت پیدا ہوتی اور حرص دور ہوتی ہے۔

۶۔ قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ گوشت ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں پس مختلف اخلاق کے لیے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہیئے۔

۷۔ جب بچہ ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لینا چاہیئے مثلاً یہ کہ فلاں برتن اٹھا لاؤ یہ چیز وہاں رکھ آؤ یہ چیز فلاں کو دے آؤ اسی قسم کے اور کام کرانے چاہئیں۔ ہاں ایک وقت تک اسے اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہیئے۔

۸۔ بچہ کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے۔ مثلاً چیز سامنے ہو اور اُسے کہا جائے ابھی نہیں ملے گی۔ فلاں وقت ملے گی۔ یہ نہیں کہ چھپا دی جائے کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کرے گا اور اس میں چوری کی عادت پیدا ہو جائے گی

۹۔ بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اسے پیار کریں اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً اگر بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اس نے نہیں کھانی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اسے کہیں کہ تم نے نہیں کھانی اس لیے ہم بھی نہیں کھاتے۔ اس سے بچے میں بھی ایثار کی صفت پیدا ہوگی۔

(۱۱) بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ بزدلی، خود غرضی، چڑچڑاہٹ، جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی برائیاں اکثر طبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۲۔ بچوں کو ڈراونی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے اُن میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری سے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔

۱۳۔ بچہ کو اپنے دوست خود نہ چننے دیئے جائیں بلکہ ماں باپ چنیں اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ دوسرے ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ جب خود ماں باپ بچہ سے کہیں گے کہ فلاں بچوں سے کھیلا کرو تو اس طرح ان بچوں کے اخلاق کی بھی نگرانی کریں گے۔

۱۴۔ بچہ کو اس کی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دیئے جائیں تاکہ اس میں ذمہ داری کا احساس ہو۔ کھیل میں بھی دیکھنا چاہیئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کی تائید کرتے ہیں۔ اور دوسرے کے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لیے مجبور کرتے ہیں اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ضد پڑ جاتی ہے۔

۱۵۔ بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہیئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا نکتہ فرمایا ہے۔ کہ بچہ کو گالیاں نہ دو۔ کیونکہ گالیاں دینے پر فرشتے کہتے ہیں ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے اعمال کے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ جب بچہ کو کہا جاتا ہے کہ تو بد ہے۔ تو وہ اپنے ذہن میں یہ نقشہ جما لیتا ہے کہ میں بد ہوں اور پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پس بچہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں اور بچہ کی تعریف کرنی چاہیئے آج صبح میری لڑکی پیسہ مانگنے آئی جب میں نے پیسہ دیا تو بایاں ہاتھ آگے کیا۔ میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ کہنے لگی ہاں غلطی ہے پھر نہیں کروں گی اسے غلطی کا احساس کرنے سے فوراً احساس ہو گیا۔

۱۶۔ بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اُسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اُسے دور کیا جائے۔

۱۷۔ بچہ سے ادب سے کلام کرنی چاہیئے۔ بچہ نقال ہوتا ہے اگر تم اُسے تُو کہہ کر مخاطب کرو گے تو وہ بھی تُو کہے گا۔

۱۸۔ بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترش روئی وغیرہ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔ عام طور پر ماں باپ بچہ کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔ اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ بچہ کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت ان عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تاکہ مرض آگے نسل کو بھی مبتلا نہ کرے جھوٹ سب سے خطرناک مرض ہے کیونکہ اس کے پیدا ہونے کے ذرائع نہایت باریک ہیں۔ اس مرض سے بچہ کو خاص طور پر بچانا چاہیئے۔

۱۹۔ بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور نشہ پینے والا اندھا دھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے۔

۲۰۔ بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہیئے۔

۲۱۔ ننگا ہونے سے روکنا چاہیئے

۲۲۔ بچوں کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اس کے طریق یہ ہیں۔

(۱) ان کے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے۔ (۲) اگر بچہ سے غلطی ہو جائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کریں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ سے ہمدردی کر رہے ہیں۔

۲۳۔ بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہیئے اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) صدقہ دینے کی عادت (۲) کفایت شعاری (۳) رشتہ داروں کی امداد کرنا۔

۲۴۔ بچہ کو آداب و قواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہیئے

۲۵۔ بچہ کو ورزش کا بھی اور اُسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات دنیوی ترقی اور اصلاحِ نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۵۲ تا ۶۱)

دعا ہے مولا کریم ہمیں اپنی اولادوں کی بہتر تربیت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے آمین ثم آمین

یا ربّ رحم کر!

دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یا ربّ رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار

میرے آنسو اس غمِ دل سوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے اور دُنیا کے ہیں عالی منار

اے مرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلبائے جامعہ احمدیہ کے اعزاز میں عشائیہ

بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۸۴ء بعد نماز عشاء مکرمی چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ۔ صدر جماعت احمدیہ لیاقت آباد۔ کراچی و نائب ناظم ضلع مجلس انصار اللہ نے بعض طلبائے جامعہ احمدیہ ربوہ کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا۔ یہ طلباء کراچی میں موسمی تعطیلات گذار رہے تھے۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی اور کھانا تناول کرنے کے بعد مہمان طلباء نے اپنے اپنے ذاتی ایمان افروز حالات بیان کئے جو سچی خوابوں اور کشوف پر مشتمل تھے۔ حاضرین ان کی قربانی سے ازحد متاثر ہوئے آخر پر خاکسار نے بھی مختصر خطاب کیا اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبدالمنان شاہد مربی کراچی)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ راگست کو ہوگا انشاء اللہ

(۱) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ راگست ۱۹۸۴ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا اور انٹرویو کے بعد داخلہ کی سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کی جائے گی اور حضور کی آخری منظوری کے بعد داخلہ ہوگا۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے پاس کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر ۱۸ سال اور بی اے پاس کے لیے ۱۹ سال کی حد مقرر ہے۔ اگر آپ ان شرائط کو پورا کرتے ہیں تو مقررہ وقت پر انٹرویو کے لیے تشریف لے آئیں۔

(۳) انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹو سٹیٹ ۲ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق ہو۔

(۴)۔ اخراجات جامعہ احمدیہ:۔ فیس داخلہ ایک دفعہ -/۲۵ روپے رضمانہ لائبریری صرف ایک دفعہ -/۳۰ روپے ادا کرنا ہوگا۔

(۵) اخراجات ہوسٹل جامعہ احمدیہ:۔ خرچ خوراک کم و بیش -/۱۵۰ ماہوار پیشگی جمع کروانا ہوگا۔ بستر اور چارپائی کا انتظام طالب علم کو خود کرنا ہوگا۔

(۶) جامعہ احمدیہ کا مخصوص لباس (یونیفارم)

سیاہ ٹوپی (جناح کیپ) سفید قمیص کالر والا (ململ کی تربندوں والا نہ ہو) سفید شلوار سیاہ بوٹ۔ پی ٹی کا یونیفارم داخلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کی ہدایت پر طالب علم کو خود بنانا ہوگا۔

(۷)۔ داخلہ کے بعد ہوسٹل جامعہ میں رہائش رکھنے والے ضرورت مند واقفین زندگی میٹرک۔ ایف اے۔ پاس طالب علم کو مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار اور بی اے ایم اے پاس اور غیر پاکستانی طالبعلم کو -/۲۰۵ روپے ماہوار تک اور ہوسٹل سے باہر گھر پر رہنے والے طالب علم کو -/۹۰ روپے ماہوار تک وظیفہ دیا جا سکتا ہے۔ جس کا فیصلہ داخلہ کے بعد طالب علم کی درخواست پر بورڈ کرے گا

(۸) وظیفہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم فارم درخواست وظیفہ اور فارم معاہدہ وظیفہ -/۴ روپے کا (اسٹام) پُر کر کے دے۔ اور یہ ضروری بھی نہیں کہ وظیفہ ہر طالب علم کو دیا جائے۔ بلکہ اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست کو خود برداشت کرنا ہوگا۔

(۹)۔ داخلہ کے بعد گھر جانے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ داخلہ کے ساتھ ہی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اس لیے فارم داخلہ وغیرہ پُر کر کے ساتھ لانا ہوگا۔ اور ۶ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ٹوپی کے ساتھ دینا ہوگی۔

(۱۰)۔ فارم داخلہ جامعہ احمدیہ اور انٹرویو کے لیے چٹھی امیدواروں کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائی جاتی ہے۔

(۱۱) انٹرویو کے وقت ذہانت کا پرچہ ہوگا۔ اس لیے قلم ساتھ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

نائیجیریا میں ہمارے ایک دوست کو اپنی کارپٹ فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ قالین ساز۔ ایسا سینئر اور تجربہ کار مکینکس جو مندرجہ ذیل مشینوں پر کام کر سکتا ہو۔

1- ANXINSTER MACHINE

2- VAN DE WILLE MACHINE

۲۔ انجینئر۔ ایسا سینئر انجینئر جو الیکٹریکل / مکینکل کوالیفیکیشن کے علاوہ ٹیکسٹائل اور کارپٹ انڈسٹری کا تجربہ رکھتا ہو اس کا کام مکینکل ایکوپمنٹ اور پلانٹ کی نگرانی ہوگا۔

۳۔ جنرل مینیجر۔ ایک تجربہ کار مکینکل انجینئر جس کے پاس انڈسٹریل انجینئرنگ کی ڈگری ہو اور کارپٹ انڈسٹری اس کی پروڈکشن۔ مارکیٹنگ اور کوالٹی کنٹرول وغیرہ کا تجربہ رکھتا ہو۔

جو احباب قالین سازی کی صنعت سے وابستہ ہوں یا رہ چکے ہوں اور باہر جا کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ مہربانی کر کے مخاطب کے نام دیتہ کی جگہ چھوڑ کر انگریزی میں ٹائپ کر کے اپنے کوائف۔ تجربہ اور سندات کی فوٹو سٹیٹ نقول معہ تصدیق امیر صاحب مقامی نظارت ہذا کو ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں ....."

(وکیل المال اول)

درخواستِ دُعا

- مکرم شیخ نصیر احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں (ادریس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)
- میرے والد مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب آف پشاور صدر پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں (عطاء الکریم۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)
- میرے والد مکرم شیخ مختار احمد صاحب کافی عرصہ سے شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ (گل ریز مختار شیخ۔ سمن آباد لاہور)
- مکرم چوہدری نذیر محمد صاحب گر گئے تھے کولہے کی ہڈی پر چوٹ آئی چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ (مشہود احمد عارف۔ فیکٹری ایریا ربوہ)
- میرے والد مکرم چوہدری ریاض احمد نمبردار چک نمبر ۱۵ ڈی بی ضلع میانوالی کچھ عرصہ سے شدید بیمار چلے آ رہے ہیں:۔ (بشارت احمد چوہان)
- میرے چچا مکرم منصور احمد صاحب نوکوٹ سندھ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں:۔ (لئیق احمد۔ نفیس نگر ضلع تھرپارکر)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

(بقیہ صفحہ ۳)

تھا۔ دینار تو کسی طرح ضائع ہو گئے۔ درہم بچ رہا۔ وہ میں نے ایک نانبائی کو دیا اور اس سے ہر روز دو روٹیاں لینے پر سودا کیا۔ میں روزانہ بشر بن احمد سے ایک جزء لیتا اور اس کو لکھ کر شام تک واپس کر دیتا جب میں تیس جزء لکھ چکا تو نانبائی سے میرا حساب ختم ہو گیا اور مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔

احمد بن غانم کہتے ہیں کہ جب میں نے امام برقانی کو ان کے مکان سے منتقل کیا تو ان کے پاس ۶۳ بیگ اور ۲ صندوق تھے جو سب کے سب کتابوں سے بھرے ہوئے تھے۔

حافظ حدیث حمیدی جزیرۂ میورقہ میں پیدا ہوئے۔ شام و عراق میں علم حاصل کیا۔ اور پھر بغداد آ گئے۔ گرمیوں میں جب رات کو لکھنے بیٹھتے اور گرمی ایذا پہنچاتی تو ایک بڑے سے ٹب میں پانی بھرتے اور اس کے اندر بیٹھ کر لکھتے۔

(تذکرۃ الحفاظ)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب امیر جماعت حیدر آباد شہر معہ افراد خاندان	۲۸۸۰/-
۲۔ " نعمت اللہ صاحب جتوئی " " "	۱۸۲۵/-
۳۔ " چوہدری عطا اللہ صاحب ارائیں معہ والدین مرحومین " " "	۲۴۰۰/-
۴۔ " میجر داؤد احمد صاحب "	۱۰۵۱/-
۵۔ " چوہدری محمد رشید صاحب " " "	۱۰۰۰/-
۶۔ " میر نور احمد صاحب تالپور " " "	۱۱۳۵/-
۷۔ " شریف احمد صاحب ظفر احمد آٹو بسٹور " " "	۱۲۴۰/-
۸۔ " چوہدری مرزا خان صاحب " " "	۲۴۹۰/-
۹۔ " محمد داؤد صاحب طاہر بھٹی " " "	۱۲۰۰/-
۱۰۔ " میجر عظمت اللہ صاحب " " "	۱۲۵۰/-
۱۱۔ " سعد بن ظریف صاحب " " "	۱۰۲۰/-
۱۲۔ " چوہدری شریف احمد صاحب ارائیں ٹنڈو اسٹیار "	۱۰۱۰/-
۱۳۔ " منور احمد صاحب وڑائچ حیدر آباد " "	۱۰۵۰/-
۱۴۔ " بشیر احمد صاحب اخوند "	۱۰۰۰/-
۱۵۔ " چوہدری اقبال احمد صاحب ادور سیر " " "	۱۲۰۰/-
۱۶۔ " مرزا محمد اکرام صاحب ذیل پاک "	۱۰۰۰/-
۱۷۔ " چوہدری لطیف احمد صاحب سنوری "	۱۰۲۰/-
۱۸۔ " لطیف احمد صاحب لائل پوری "	۱۱۵۰/-
۱۹۔ " فضل محمد خان صاحب نیازی "	۱۰۶۰/-
۲۰۔ " علی اصغر صاحب ابڑو " " "	۱۷۱۴/-
۲۱۔ " چوہدری عبد الغفور صاحب S.D.O.	۲۰۰۰/-
۲۲۔ " سعید احمد صاحب ولد صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب حیدر آباد	۱۰۰۰/-
۲۳۔ محترمہ شیریں تالپور صاحبہ "	۶۰۰/-
۲۴۔ " نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الستار صاحب "	۶۰۰/-
۲۵۔ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب انڈس "	۸۲۵/-
۲۶۔ محترمہ طیبہ سنوری صاحبہ "	۵۲۵/-
۲۷۔ مکرم رانا اسد اللہ خان صاحب "	۷۰۰/-
۲۸۔ " منور احمد صاحب باجوہ معہ بیگم صاحبہ "	۶۳۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف جدید کو معلمین کی ضرورت

پنشنران اور ریٹائر شدہ احباب کیلئے خدمت دین کا موقعہ

اس وقت تعلیم و تربیت کے کام کے لئے جماعت کو ہزاروں خادمان دین کی ضرورت ہے۔ جماعتوں کی طرف سے معلمین کے لئے کثرت سے مطالبات آرہے ہیں لیکن معلمین کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔

لہذا پنشنران اور ریٹائر شدہ احباب کے لئے تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور صحت اچھی ہو اور تعلیم میٹرک یا مڈل ہو۔ وہ وقف زندگی کر کے اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کریں اور اپنی درخواستیں مقامی صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ درخواست آنے پر ان کو انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائے گا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں کہ

"دوسرا خلق اخلاق ایصال خیر ہیں سے عدل ہے اور تیسرا احسان اور چوتھا ایتاء ذی القربیٰ۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (۱۶-۸۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کرو اور اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقعہ اور محل ہو تو وہاں احسان کرو اور اگر احسان سے بڑھ کر قریبیوں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا محل ہو۔ تو وہاں طبعی ہمدردی سے نیکی کرو اور اس سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حدود اعتدال سے آگے گزر جاؤ یا احسان کے بارے میں منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرے یعنی یہ کہ تم بے محل احسان کرو۔ یا بر محل احسان کرنے سے دریغ کرو۔ یا یہ کہ تم محل پر ایتاء ذی القربیٰ کے خلق میں کچھ کمی اختیار کرو یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو۔ اس آیت کریمہ میں ایصال خیر کے تین درجوں کا بیان ہے۔

اوّل۔ یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جائے۔ یہ تو کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرتا رہے۔

دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہنچانا اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے۔ اکثر لوگ غریبوں پر احسان کرتے ہیں۔ اور احسان میں ایک یہ مخفی عیب ہے کہ احسان کرنے والا خیال کرتا ہے کہ میں نے احسان کیا ہے اور کم سے کم وہ اپنے احسان کے عوض میں شکریہ یا دعا چاہتا ہے اور اگر کوئی ممنون منت اس کا مخالف ہو جائے تو اس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے۔ بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اس پر فوق الطاقت بوجھ ڈال دیتا ہے اور اپنا احسان اس کو یاد دلاتا ہے جیسا کہ احسان کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی (۲-۲۶۵) یعنی اے احسان کرنے والو! اپنے صدقات کو جن کی صدق پر بنا چاہیئے۔ احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔ یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے۔ پس اگر دل میں صدق اور خلوص نہ رہے تو صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ایک ریاکاری کی حرکت ہوتی ہے۔ غرض احسان کرنے والے میں یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ کبھی غصہ میں آکر اپنا احسان بھی یاد دلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے احسان کرنے والوں کو ڈرایا۔

تیسرا درجہ ایصال خیر خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو اور نہ شکرگزاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش میں نیکی صادر ہو جیسے کہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے۔ یہ وہ آخری درجہ ایصال خیر کا ہے جس کے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام ایصال خیر کی قسموں کو محل اور موقعہ سے وابستہ کر دیا ہے۔ اور آیت موصوفہ میں صاف فرما دیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہونگی تو پھر یہ بداثر ہو جائیں گی۔ بجائے عدل فحشاء بن جائیں گی یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے اور ایسا ہی احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی۔ یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتاء ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا۔ یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا۔ اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے اور یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے۔ غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہوگا وہی خراب سیرت ہو جائے گی۔ اسی لئے ان تینوں کے ساتھ موقعہ اور محل کی شرط لگا دی ہے۔ اس جگہ یاد رہے کہ مجرد عدل یا احسان یا ہمدردی ذی القربیٰ کو خلق نہیں کہہ سکتے بلکہ انسان میں یہ سب طبعی حالتیں اور طبعی قوتیں ہیں کہ جو بچوں میں بھی وجود عقل سے پہلے پائی جاتی ہیں مگر خلق کے لئے عقل شرط ہے اور نیز یہ شرط ہے کہ ہر ایک طبعی قوت محل اور موقعہ پر استعمال ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۳-۳۵۴) (نظارت اصلاح و ارشاد)

احمد نگر میں یوم آزادی کی تقاریب

ربوہ سے ملحقہ قصبے احمد نگر میں یوم آزادی نہایت ذوق و شوق سے منایا گیا۔ مورخہ ۱۴ اگست کو صبح کی نماز کے بعد احمدیہ دارالذکر میں ملک کی سلامتی اور استحکام کے لیے اجتماعی دعا مانگی گئی۔ اس دعا میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے یہ دعا مکرم مولوی محمد اسلم بٹ صاحب نے کرائی۔

اس روز کی مناسبت سے ۱۰ اگست کو اطفال کا کبڈی میچ، اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، اگست کو فٹ بال میچ ہوئے۔ یوم آزادی کے روز خدام الاحمدیہ کی دو ٹیموں کے درمیان کبڈی میچ ہوا اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کا فٹ بال کا نمائشی میچ ہوا۔ پھر انصار اللہ کا رسہ کشی کا مقابلہ ہوا اور آخر میں انصار کا لمبی دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ اسی روز بعد عشاء یوم آزادی کی مناسبت سے احمدیہ دارالذکر میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں انعامات تقسیم کیے گئے تقاریر میں مکرم ناصر احمد ظفر صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے جماعت احمدیہ کے آزادی وطن میں کردار پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حاضرین اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

یوم آزادی کی رات احمد نگر میں احمدی احباب نے چراغاں کیا اور قومی پرچم گھروں پر لہرائے گئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ربوہ ..... سے ..... جھنگ
ربوہ ..... سے ..... ملتان
ربوہ سے فیصل آباد، لاہور اور راولپنڈی جانے والے احباب ایر کنڈیشنڈ بسوں میں آرام دہ سفر کے لیے رابطہ قائم کریں۔ نیز کار ویگن اور بس وغیرہ کی سپیشل بکنگ بھی کی جاتی ہے
المحمود ٹریولز
فون ۴۹۳
اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں پہلی مرتبہ
پنجاب اور کراچی کی بہترین ملوں کے سستے کپڑے کا ڈپو
شاندار افتتاح ہو چکا ہے۔ ایک نئے عزم کے ساتھ۔ کپڑا
بہت ہی کم قیمت پر

نام کپڑا	عرض	قیمت	نام کپڑا	عرض	قیمت
سلک ساٹن	۴۳"	۱۳ روپے میٹر	کوہ نور فیبرون ۵ ہزار	۳۶"	۱۳/۲۵ روپے
پیلس ٹومیو لوروی کراچی		۱۲ "	فائیو سٹار فیبرون سفید	۳۶"	۱۲ "
جیکارڈ پرنٹ کراچی	۴۳"	۱۲/۵۰ "	S.T.M کنول سرگودھا	۴۴"	۱۷ "
چاندنی پرنٹ کراچی	۴۳"	۱۴ "	سمر ٹیکس رومی ملز	۳۵"	۱۸ "
جرسی رضائی پرنٹ	ایک عرض	۱۵ "	بنزا سوٹنگ	۳۵"	۱۵ "
			S.P کوہ نور لٹھا	۳۶"	۱۱/۹۵ "
			کاٹن رضائی	۳۳"	۵ "

کراچی کے مشہور پینٹ دوپٹے باڈر میں اور ریشمی کٹ پیس بھی۔
کوہ نور 4004 K.T.M قیمت ۱۳/۵۰ روپے
کوئٹہ کلاتھ ہاؤس نزد ریلوے پھاٹک۔ اقصیٰ روڈ
انیس مارکیٹ ربوہ

(ارشاداتِ عالیہ بقیہ صفحہ اوّل)

ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ مخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا۔ کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اسکی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔

یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اسی کے عوض میں خدا تعالیٰ کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی ہے جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۹-۴۲۱)

بفضل تعالیٰ
آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر کا افتتاح ہو چکا ہے۔
جنرل اسٹور کی جملہ اشیاء، ہوزری، ڈیکوریشن پیس اور دیگر کئی قسم کی ورائٹی میں انتہائی مناسب قیمت پر اشیاء دستیاب ہیں
خدمت میں پیش پیش
آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر
(اقصیٰ روڈ ربوہ)

برائے فروخت
ایک عدد ڈیپ فریزر اور جنرل سٹور کی الماریاں و شوکیس فوری برائے فروخت موجود ہیں۔
لکی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ
پروپرائیٹر ——— مبارک احمد خان

خدمت میں ایک قدم آگے
اب ہمارے میڈیکل سٹور پر
صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے
شام ۵ " تا ۸ بجے
تجربہ کار ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی خدمات میسر ہیں۔
خدمت میں پیش پیش
میاں میڈیکل سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ